ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

مستشرقین کے مطالعہ سیرت سے اقوام عالم پر اثرات کا خصوصی مطالعہ

A SPECIAL STUDY OF THE IMPACT OF THE STUDY OF THE LIVES OF ORIENTALISTS ON THE NATIONS OF THE WORLD

Dr. Abdul Rahman
A. Lecturer Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Email: onlyimran2010@gmail.com

ABSTRACT:
This article explores the historical and ongoing animosity of Jews and Christians toward Islam, arguing that their hostility began when prophethood shifted from the Children of Israel to the Children of Ishmael. Initially, they had hoped for a prophet to lead them to victory against their enemies, but they rejected Prophet Muhammad ﷺ out of envy and racial prejudice upon recognizing him, a rejection described in the Quran as based on a "desire for Allah to send His Favor upon whom He wills of His servants." This animosity evolved from military confrontation, as seen in the Crusades, to a concerted campaign of intellectual and cultural warfare after military defeats.
The authors contend that after failing to defeat Muslims militarily, these groups turned to propaganda, writing books and establishing institutions to spread misinformation and alienate Muslims from their faith. This campaign sought to:

- ***Spread distrust against the Prophet ﷺ:*** *Deliberately distorting his life (Sirah) to sow doubt and hatred among both non-Muslims and Muslims.*
- ***Make Islam seem dubious:*** *Portraying Islam as a religion derived from Judaism and Christianity and arguing that its teachings are outdated and incompatible with modern life.*
- ***Hinder the spread of Islam:*** *Actively working to prevent the conversion of people to Islam, especially in Europe, where its growth has been significant.*
- ***Disparage Islamic history and civilization:*** *Falsifying historical events to claim that Islam has always been hostile to Jews and Christians, while simultaneously promoting their own cultural superiority.*
- ***Create a climate of doubt:*** *Using a skeptical approach to Islamic sciences (Quran, Hadith, Fiqh) to weaken the faith of educated Muslims and make them feel that Islam is not relevant to contemporary challenges.*
- ***Insult the Prophet ﷺ:*** *Engaging in a sustained and deliberate campaign of mockery and defamation to undermine the Prophet's ﷺ honor and weaken the bond between Muslims and their Prophet.*

The article argues that Muslims must counter these efforts by thoroughly studying the Sirah of the Prophet ﷺ. The study of the Prophet's ﷺ life is essential for several reasons: it serves as the perfect role model for humanity, it is a prerequisite for understanding and completing the religion of Islam, it is key to a proper comprehension of the Quran, it is a requirement for a complete and true faith, and it is a necessary act of obedience to Allah. Ultimately, the article concludes that a deep understanding of the Prophet's ﷺ life is crucial for defending his honor and fulfilling the duty of every Muslim to promote Islam as a source of peace and guidance for all of humanity.

Keywords: *Anti-Islam Hostility, Prophet Muhammad ﷺ, Intellectual Warfare, Sirah (Prophet's Biography), Islamic Defense*

یہود و نصاریٰ نے اسلام دشمنی کا بیج تو اپنے دل میں اسی دن بو لیا تھا جب انھوں نے محسوس کیا تھا کہ نبوت و رسالت کا منصب بنو اسرائیل سے منتقل ہو کر بنو اسماعیل کے پاس چلا گیا ہے۔ اسی دن سے ہی ان لوگوں نے اسلام دشمنی میں کسی بھی قسم کی کسر نہ چھوڑی، حالانکہ اس نبی کے آنے سے پہلے یہی لوگ اس نبی کے آنے کی دعائیں کرتے، تاکہ اس نبی کے ساتھ مل کر یہ اپنے غیروں پر غلبہ حاصل کر سکیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ[1]

"اور جب ان کے پاس اللہ کے ہاں سے ایک کتاب آئی جو اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے، حالانکہ وہ اس سے پہلے ان لوگوں پر فتح طلب کیا کرتے تھے جنھوں نے کفر کیا، پھر جب ان کے پاس وہ چیز آگئی جسے انھوں نے پہچان لیا تو انھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا، پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

باوجود اس کے انھوں نے جو تورات وانجیل میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جو اوصاف مذکور تھے پانے کی باوجود محض حسد وبغض کی بنا پر ایمان لانے سے انکار کر دیا، ان کا ایمان نہ لانا نسلی منافرت اور حسد وعناد پر مبنی تھا۔

یہی وجہ ہے پھر ان کا نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانا اس کی وجہ اور اس کے انجام کا اللہ رب العزت نے تذکرہ فرمایا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ[2]

"بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا کہ اس چیز کا انکار کر دیں جو اللہ نے نازل فرمائی، اس ضد سے کہ اللہ اپنا کچھ فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ پس وہ غضب پر غضب لے کر لوٹے اور کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔"

پھر یہود ونصاریٰ نے اسی بغض وعداوت کے ساتھ عسکری میدانوں کی طرف رخ کیا، شکستِ فاش حاصل کرنے کے بعد اسلام نے نہ صرف عرب وحجاز میں ان کے وقار کو ختم کیا، بلکہ ان سے کئی ممالک چھینے اور ساتھ انہی کے مذہب کو ماننے والے لوگوں کے دلوں پر بھی حکومت کی۔

بہر حال یہود ونصاریٰ نے مسلمانوں کے خلاف مختلف حربے استعمال کیے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ان سے بیت المقدس چھین لیا گیا ہے، اسلام کے جھنڈے سپین اور سسلی پر لہرا رہے ہیں اور اسلام کی فوجوں نے یورپ کے دروازوں پر دستک دی ہے تو پھر انھوں نے صلیبیں اپنے گلوں میں لٹکائیں اور تلواریں ہاتھوں میں لیے مسلمانوں کے مقابلے میں آگئے۔ صلیبی جنگوں میں کئی صدیوں کی مسلسل ناکامیوں کے بعد انھوں نے صلیب اور تلوار ہاتھ سے رکھ دی، سوچا ان سے مسلمانوں کو شکست نہیں دی جاسکتی تو اپنے طریقہ واردات کو بدلا، قلم اور کاغذ کے ذریعہ سے دین اسلام کے خلاف پروپیگنڈے شروع کر دیے، پھر ان لوگوں نے مسلمانوں کو اپنے دین سے دور اور اپنے مذہب کے قریب کرنے کے لیے کتابیں لکھیں۔ ان لوگوں نے ہر برائی کو اسلام کی پہچان قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ پر اعتراضات میں ملمع کاری کر کے ان کو بہت دل فریب اور خوشنما بنا دیا۔

لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے کتابیں لکھنے کے ساتھ ساتھ سکول اور کالج قائم کیے، ہسپتال قائم کیے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی منظم تنظیمیں قائم کیں جس کا مقصد محض صرف لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا تھا اور اس کے لیے ان لوگوں نے بے بہا پیسہ خرچ کیا، گویا کہ اسلام کی شمع کو بجھانے کے لیے ان لوگوں نے تلوار کے بعد ہر حربہ استعمال کیا، بہر حال قرآن نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ[3]

"جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ اپنے مال اس کام کے لیے خرچ کر رہے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ لوگ خرچ تو کریں گے، مگر پھر یہ سب کچھ ان کے لیے حسرت کا سبب بن جائے گا، اور آخر کار یہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور (آخرت میں) ان کافر لوگوں کو جہنم کی طرف اکٹھا کر کے لایا جائے۔"

وہ جتنے مرضی حربے استعمال کر لیں آخر کار فتح وغلبہ دین اسلام کا ہی ہے۔

---

[1] البقرۃ،89:2

[2] البقرۃ، ایضاً:90

[3] الانفال،36:8

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ[4]

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برا جانیں۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، خواہ مشرک لوگ برا جانیں۔"

بہر حال غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت میں اپنی طرف سے نبی اکرم ﷺ کی اہانت کرنے میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی، یہ مجموعی اعتبار سے ہے۔ پہلے پہل انھوں نے کھل کر آپ ﷺ پر اعتراضات کیے، اپنے ہاں مدح و توصیف کی ذرا بھر بھی گنجائش نہیں رکھی، وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ ایسا دور بھی آیا کہ کچھ باتیں مان لی جائیں اور کچھ اپنی منوالی جائیں، اگر کچھ صفحات میں آپ ﷺ کی کچھ صفات کو تسلیم کیا گیا تو اگلے صفحات میں آپ ﷺ کی مذمت بیان کر دی گئی، پھر ان غیر مسلم سیرت نگاروں کی تحریروں میں تضاد دیکھا گیا، اگر کسی نے حضور ﷺ پر نقد و اعتراض کیا ہے تو دوسرے نے اس اعتراض کی تردید کر دی۔ گویا کہ ان کی اپنی آراءوں میں کافی حد تک تضاد پایا گیا۔

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی وجہ سے اقوام عالم میں جو اثرات مرتب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. **پیغمبر رحمت ﷺ کے خلاف بدگمانی پھیلانا**

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ کسی خاص مقصد کے تحت تھا۔ اس مقصد کے لیے جو تدابیر انھوں نے اختیار کیں اس میں اسلام، اسلامی عقائد اور پیغمبر اسلام کو ہدف تنقید بنایا جائے۔ ان لوگوں نے اضافہ نگاری کی شکل میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کو پیش کیا، جس کی کوئی اصلی حقیقت نہ تھی۔ ظاہر ہے جب ان لوگوں نے پیغمبر اسلام کے بارے میں غلط معلومات پیش کیں، لوگوں نے ان کو سنا اور پڑھا تو ان لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کے بارے میں نفرت بیٹھی، اپنے مذہب کے لوگوں کو متنفر کرنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں نے مسلمانوں کو بھی بدگمان کرنے میں کسی بھی قسم کی کسر نہ چھوڑی۔ قدیم زمانے میں پیغمبر اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی گئیں اور ان کو عمداً پھیلایا گیا اور وہ مدت دراز تک مشہور رہیں۔ بالخصوص یورپ میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت النبی ﷺ کی وجہ سے بدگمانی پھیلی، انہی ماضی کے فرسودہ خیالات پر جدید دور میں بھی مطالعہ سیرت کی بنیاد رکھی گئی صرف انداز میں تبدیلی آئی۔

2. **دین اسلام کو مشکوک بنانا**

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی وجہ سے اقوام عالم میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں کہ دین اسلام ایک مشکوک مذہب ہے، اس دین کی بنیاد دین عیسائیت اور یہودیت پر ہے۔ انہی مذاہب سے محمد ﷺ نے تعلیمات سیکھیں اور الگ سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھ ڈالی۔ آج یہ چیز بالکل واضح ہے کہ دین اسلام کو ماننے والے اور اس کے احکامات پر چلنے والوں کو مشکوک نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے تاثر یہ دیا ہے کہ یہ مشکوک دین ہے اس کی تعلیمات میں جدیدیت نہیں ہے، فرسودہ نظام ہے، اس کے اندر ایسے ایسے احکامات ہیں جن کی موجودہ دور میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جو انسانی حریت کے خلاف ہیں، اس میں انسانی حریت کو سلب کیا گیا ہے، کبھی وحی کے معاملے کو مشکوک بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس وحی کو اپنی مرضی قرار دیا جاتا ہے۔ الغرض ان لوگوں نے علوم اسلامیہ کے مطالعہ میں اس تشکیکی طریقہ کا انتخاب کیا ہے اور اقوام عالم میں لوگ اس چیز سے متاثر بھی ہوئے اور اسلام کے خلاف باطل تصور پیش کیا گیا ہے۔

سید ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ ان غیر مسلموں کی تصنیفات و تحقیقات کا جائزہ لیں اور حقائق و واقعات کی روشنی میں ان کا محاسبہ کیا جائے، ان کی دسیسہ کاریوں اور عربی عبارتوں کے مفہوم سمجھنے یا ان کی تحلیل و تشریح میں ان کی غلطیوں کی نشان دہی کی جائے، ان غیر مسلموں نے

[4] التوبۃ، 32:9، 33

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

جو دعوے کیے ہیں اور اپنے دعووں پر عمارتیں قائم کی ہیں ان کی بنیاد ہی کمزور، مشکوک اور سرے سے معدوم ہے۔"[5]

3. اشاعت اسلام کو روکنا

اسلام اپنی انسانیت نواز خوبیوں کے باعث روز اول سے پھیلتا چلا آ رہا ہے۔ بالخصوص دیارِ مغرب میں اسلام کے فروغ کی رفتار تیز تر ہو گئی ہے، بلکہ اسلام یورپی ممالک کا دوسرا سب سے زیادہ وسعت پذیر دین بن چکا ہے اور اس کی اشاعت میں ناقابل حد تک اضافہ ہوا ہے۔ اب غیر مسلم اس معاملے میں متحرک ہو چکے ہیں اور مختلف حیلے بہانے تراش کر نورِ اسلام کو بجھانے کے لیے ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ بغض وعناد کو پیغمبر اسلام کے خلاف پھیلا کر اسلام اور پیغمبر اسلام کی حقانیت کو مجروح کر کے دنیا کو تیزی سے پھیلتے ہوئے اسلام سے متنفر کرنا ہے۔ اسلام امن وامان، رواداری اور حسن اخلاق کا دین ہے اور اس کے احکامات عین انسانی فطرت کے مطابق ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنی روایات وتعلیمات کی بنا پر روز بروز پھیلتا جا رہا ہے نہ اس کی اشاعت رکی ہے اور نہ ہی رکے گی، ان شاء اللہ۔

4. اسلامی تاریخ وتہذیب کی تحقیر

غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت میں یہ رویہ اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کی سنہری تاریخ کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، کوشش ان کی یہی تھی کہ اس تہذیب کا نام ونشان ختم کر دیں اور لوگ اس کی طرف مائل ہی نہ ہوں۔ انھوں نے اپنی تہذیب کو اعلیٰ وبرتر قرار دیتے ہوئے اسلامی تہذیب کو کم تر قرار دیا ہے۔ ان لوگوں نے اسلامی تاریخ کے واقعات کو خلاف حقیقت بیان کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام شروع سے یہودیوں اور عیسائیوں کا دشمن ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام ہی وہ دین ہے جس نے انسانوں کی زندگی میں انقلاب برپا کیا۔ مسلمانوں کے لیے دین اسلام زندگی کے ہر معاملہ میں اولین حیثیت رکھتا ہے، اس لیے تہذیب اسلامی کی بنیاد ومرکز دین اسلام ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کو عملاً اختیار کرتے ہوئے جو مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے وہ اسلامی تہذیب ہے۔ لوگوں نے مطالعہ سیرت سے نہ پیغمبر اسلام کی تحقیر کی ہے بلکہ تہذیب اسلامی کے جو خصائص ہیں، امتیازات ہیں ان کو بھی مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

5. تشکیک کیفضا کا قائم ہونا

غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت کے حوالہ سے تشکیکی مواد کی فراہمی میں کسی بھی قسم کی کسر نہیں چھوڑی، ان لوگوں نے قرآن، سیرت نبوی حدیث، فقہ گویا کہ ہر موضوع کے متعلق تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور واقعتاً جو انسان گہری بصیرت نہ رکھتا ہو تو وہ تو انسان کو دین اسلام سے ہی منحرف کر دے۔

سید ابوالحسن علی ندوی غیر مسلموں کے عزائم اور اس کے اثرات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایک طرف اسلام کے دینی افکار واقدار کی تحقیر کا کام کیا اور مسیحی مغرب کے افکار واقدار کی عظمت ثابت کی اور اسلامی تعلیمات واصول کی ایسی تشریح پیش کی کہ اس سے اسلامی اقدار کی کمزوری ثابت ہو اور ایک تعلیم یافتہ مسلمان کا رابطہ اسلام سے کمزور پڑ جائے اور وہ اسلام کے بارے میں متشکک ہو جائے یا کم از کم یہ سمجھنے پر مجبور ہو کہ اسلام میری موجودہ زندگی کے مزاج کے مطابق نہیں ہے اور یہ زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے سے عاجز ہے۔ ایک طرف انھوں نے بدلتی ہوئی زندگی اور تخیر پذیر اور ترقی یافتہ زمانہ کا نام لے کر خدا کے آخری اور ابدی دین اور قانون پر عمل کرنے کو روایت پرستی، رجعت پسندی اور قدامت ودقیانوسیت کا مرادف قرار دیا، دوسری طرف اس کے بالکل برعکس انھوں نے ان قدیم ترین تہذیبوں اور زبانوں کے احیاء کی دعوت دی جو اپنی زندگی کی صلاحیت اور ہر طرح کی افادیت کھو کر ماضی کے ملبہ کے نیچے سینکڑوں، ہزاروں برس سے مدفون ہیں اور جن کے احیاء کا مقصد مسلم معاشرہ میں انتشار پیدا کرنے،

---

[5] ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامیات اور مغربی مستشرقین ومسلمان مصنفین، مترجم سید سلمان حسینی ندوی، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام – لکھنؤ، ھند، طبعہ اول 1402ھ / 1982م، ص:18، 19

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے، اسلامی تہذیب اور عربی زبان کو نقصان پہنچانے اور جاہلیت قدیمہ کو زندہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔"[6]

ان لوگوں نے مطالعہ سیرت کے حوالہ سے ایسے ایسے شبہات پیدا کر دیے ہیں کہ پڑھا لکھا انسان ان شبہات کے اندر آسانی سے آ سکتا ہے اور ان کی ہاں میں ہاں ملا سکتا ہے الا یہ کہ جس کے اندر حق و باطل کی تمیز ہو۔

6. اہانت رسول ﷺ

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کا اقوام عالم میں ایک یہ بھی اثر ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی توہین کی گئی، ظاہر ہے جو باتیں پڑھنی اور سننی ہیں ان کو عملی طور پر بھی سر انجام دینا ہے۔ سر عام شعائر اسلام اور توہین رسالت ﷺ کے عنوان پر باقاعدہ منظم ترتیب سے کام ہو رہا ہے۔

یہ توہین رسالت کا سلسلہ کوئی ابھی سے شروع نہیں ہوا، بلکہ حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ عناد، مخاصمت اور اہانت یہودیوں کی طرف سے ہوا وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے اپنی گفتگو میں ذو معنی الفاظ استعمال کر کے آپ ﷺ کی اہانت کرتے۔ اللہ رب العزت نے پھر ہر ایک کے لیے ایسے الفاظ سے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرنے کی ممانعت فرما دی۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ[7]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم "رَاعِنَا" (ہماری رعایت کر) مت کہو اور "اُنْظُرْنَا" (ہماری طرف دیکھ) کہو اور سنو۔ اور کافروں کے لیے درد ناک۔"

رسالت و نبوت ایک فریضہ خداوندی ہے جس کی توہین ناقابل تصور جرم ہے۔ نبی اپنی ذات اور شخصیت کے حوالے سے تو صبر عزیمت کا کردار انجام دے سکتا ہے، مگر منصبِ رسالت کے سلسلے میں کسی اہانت کا تسلیم کیا جانا کسی بھی طور پر ممکن نہیں۔ توہین رسالت کی روایت مغرب میں صدیوں سے موجود ہے اور چلی آ رہی ہے اور نت نئے پینترے بدلتی رہی ہے، مگر افسوس کی بات ہے حالیہ چند برسوں میں اہانت کے واقعات کی نوعیت و کمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ ان واقعات سے ملت اسلامیہ اور فرزندانِ توحید کے دل زخمی ہوئے ہیں اور انھوں نے اپنے پیغمبر سے جس محبت کا دعویٰ کیا ہے یا اظہار کیا ہے وہ کوئی دوسری قوم نہیں کر سکتی، بلکہ آپ ﷺ کی شخصیت اور سیرت کے حوالے سے عمدہ اعتراف غیر مسلم مصنفین نے بھی کیا ہے۔ شاید ہی دنیا میں حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کوئی دوسری ایسی شخصیت ہو جس کے لیے اس کے اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگوں نے اس قدر بھرپور احترام کے جذبات ظاہر کیے ہوں مگر اس کے باوجود بھی محض تعصب اور تنگ نظری کی بنا پر تحریری خاکے یا ایسی فلمیں تیار کی گئیں جن کا حقائق سے دور کا تعلق نہیں، بلکہ اس کو بغض و عناد اور گستاخانہ رویہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ جس کی وجہ یہ ہے کہ اہل مغرب کو نبی اکرم ﷺ سے عداوت و دشمنی ہے جس کا اظہار وہ مختلف قسم کی نازیبا حرکات کر کے کرتے ہیں، ان کی یہ خواہش روز اول سے ہے کہ مسلمانوں کا جو تعلق ان کے نبی کے ساتھ ہے اس کو کمزور کیا جائے اور اس نبی کو متنازعہ بنا کر ان کی عظمت و توقیر کو ختم کیا جائے۔

اقوام عالم میں مطالعہ سیرت النبی ﷺ کی ترغیب

ایک مسلمان کے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے مکمل واقفیت نہایت ضروری ہے، کیوں کہ حضرت محمد ﷺ کی ذات ہی مکمل نمونہ ہے یہ دعویٰ صرف اور صرف محض عقیدت و محبت کی بنیاد پر نہیں ہے، بلکہ ایک انسان کے لیے دنیا و آخرت میں اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کرے، لہٰذا ان تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔

آخر نبی اکرم ﷺ کی ہی سیرت کا مطالعہ کیوں کیا جائے اس کی کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

1. پیغمبر اسلام کی زندگی بہترین نمونہ

[6] ندوی، ابوالحسن علی، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کش مکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی، پاکستان، ص:264

[7] البقرۃ،104:2

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ رب ذوالجلال نے نبی اکرم ﷺ کی ذات کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[8]

"یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔"

اب انسانیت کی فلاح و نجات اس بات پر منحصر ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کو اپنائے۔

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں جامعیت ہے۔ دنیا میں جن ہستیوں کو کوئی نہ کوئی مقام ملا ہے، اگر ہم ان کی زندگی کو دیکھیں تو ان کی زندگی کے مختلف گوشوں میں خاموشی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہستیاں قابل عمل اور نمونہ نہیں ہو سکتیں، جب ہم نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو آپ ﷺ کی شخصیت کا پہلو بہت نمایاں نظر آتا ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت زندگی کے ہر گوشے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ عبادات، معاشرت، معیشت و معاملات زندگی کا کوئی شعبہ ایسا خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی راہنمائی موجود نہ ہو۔

اب ضرورت اس بات کی ہے ہم اپنے دلوں کو نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے روشن کریں اور اس کو اپنائیں، تاکہ دنیا و آخرت میں فلاح و نجات پا سکیں۔

2. تکمیل دین کا ذریعہ

صدیوں سے دین اسلام مکمل اور محفوظ دین ہے۔ اس میں کوئی ردوبدل کی گنجائش نہیں ہے۔ نہ ہی اس دین میں کمی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اضافہ۔ قیامت تک یہ دین یوں ہی رہے گا جس کو اللہ رب العزت نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے مکمل فرمایا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا[9]

"آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمھارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔"

یہاں یہ بات سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ رب ذوالجلال نے حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے ساتھ اس دین کو مکمل کیا ہے، گویا کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے بغیر یہ دین ادھورا ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں وہ گمراہی کے راستے ہیں ان میں کسی بھی قسم کی خیر نہیں ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[10]

"اور یہ کہ بیشک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اس نے تمہیں دیا ہے، تاکہ تم بچ جاؤ۔"

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مطالعہ سیرت کو لازمی اختیار کیا جائے وگرنہ اس کے بغیر انسان گمراہ ہے اور نہ ہی دین پر عمل کر سکتا ہے اور دین مکمل ہی قرآن اور اللہ کے رسول کی سیرت سے مل کر ہوتا ہے۔

3. فہم قرآن کا تقاضا

قرآنِ کریم کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کی آیات کا صحیح مصداق و مفہوم معلوم کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سنت کا بنیادی کردار ہے اس کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے۔

---

[8] الاحزاب، 21:33

[9] المائدۃ، 3:5

[10] الانعام، 153:6

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ[11]

"اور ہم نے تیری طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ تو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"

اس آیت کریمہ میں قرآن فہمی کے سلسلہ میں سنت نبوی کو اہم مرجع کی حیثیت قرار دیتے ہوئے قرآن کی تبیین کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔

مولانا محمد رفیق چودھری لکھتے ہیں کہ حدیث قرآن کی تین طریقوں سے وضاحت کرتی ہے:

1۔ وہ کبھی وہی بات کہتی ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے، گویا دونوں ایک ہی بات کہتے ہیں اور ان میں باہمی مطابقت پائی جاتی ہے جیسے شرک نہ کرنا، والدین سے اچھا سلوک کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا کسی کو ناحق قتل نہ کرنا اور مسکین و محتاج کو کھانا کھلانا وغیرہ وغیرہ۔

2۔ کبھی حدیث قرآن کے مضمون کی علمی و عملی وضاحت کرتی ہے جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ، حج کے مناسک اور زکوۃ کا نصاب وغیرہ۔ ایسے امور ہیں جن میں حدیث نے قرآن کی تشریح کی ہے اور یہ سب چیزیں اگرچہ قرآن پر اضافہ ہیں مگر یہ قرآن کے خلاف ہرگز نہیں، بلکہ اس کی وضاحت ہے اور چونکہ دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے اور وہ وحی ہے اس لیے دونوں کی پابندی ہمارے لیے لازم ہے، کیونکہ قرآن کی تشریح اور وضاحت کا حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خاص طور پر عطا کیا ہے۔

3۔ کبھی حدیث ایسی تعلیم دیتی ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں نہیں ملتا، لیکن اس پر بھی عمل کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے مردوں کے لیے ریشمی لباس کا حرام ہونا اور سونا پہننا، مُردے کو غسل دینا اور کفن پہنانا، پالتو گدھے کے گوشت کا حرام ہونا وغیرہ۔[12]

اب ان تمام باتوں سے واضح ہوا قرآن کے فہم میں مطالعہ سیرت کی بڑی اہمیت ہے اس کے مطالعہ کے بغیر نہ ہی دین کو سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کیا جاسکتا ہے اور اگر کوئی سیرت کے بغیر قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرے وہ راہِ راست پر نہیں چل سکتا۔

4. تکمیل ایمان کا تقاضا

ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا جائے، رسول اللہ ﷺ کی ذات پر اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہو گا جب تک آپ کی باتوں پر ایمان نہ لایا جائے، تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔ قرآنِ حکیم اس بارے میں صاف اعلان کر رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی آپ کے فیصلوں کو، ایسا رویہ اختیار کرنے والوں کے ایمان کی نفی کی گئی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا[13]

"پس نہیں! تیرے رب کی قسم ہے! وہ مومن نہیں ہونگے، یہاں تک کہ تجھے اس میں فیصلہ کرنے والا مان لیں جو ان کے درمیان جھگڑا پڑ جائے، پھر اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ کریں جو تو فیصلہ کرے اور تسلیم کر لیں، پوری طرح تسلیم کرنا۔"

دوسرے مقام پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو نہ ماننے والوں کے ایمان کی نفی کے ساتھ ان کو گمراہ قرار دیا گیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا[14]

"اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مومن مرد کے لیے یہ گنجائش ہے نہ کسی مومن عورت کے لیے کہ ان کو

---

[11] النحل، 44:16

[12] چودھری، پروفیسر مولانا محمد رفیق، حدیث قرآن کی تشریح کرتی ہے، مکتبہ قرآنیات اردو بازار-لاہور، پاکستان، 2003ء، ص:9

[13] النساء، 65:4

[14] الاحزاب، 36:33

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے۔ اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔"

سو یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو ماننا، اس پر عمل کرنا، یہ ایمان کا اہم تقاضا ہے۔ اس کے بغیر ایمان ناقص ہے، پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کیا جائے، تاکہ انسان کے لیے عمل کرنے میں آسانی ہو۔

5. اتباع کا تقاضا

نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اتباع بھی ضروری ہے، اتباع اس وقت ممکن ہے جب انسان نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہو، آپ ﷺ کے اقوال و افعال سے واقف ہو۔ یہی وجہ ہے اللہ رب العزت نے نبی اکرم ﷺ کی اتباع کو اپنی محبت اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[15]

"(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

اللہ اور اس کے رسول کی اتباع انسان کے عمل کے قبول ہونے کی علامت ہے۔ اگر وہ اس سے ہٹ کر کوئی عمل کرتا ہے تو اس سے اس کا عمل قبول ہونے کی بجائے برباد ہو جاتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ[16]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال غارت نہ کرو۔"

اگر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کو اسلام سے خارج کر دیا جائے تو اسلامی تعلیمات بے وزن ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک دوسری جگہ اللہ کے رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ[17]

"اس رسول (ﷺ) کی جو اطاعت کرے اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔"

ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مطالعہ سیرت کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اعمال کے لیے اتباع رسول ضروری ہے، اگر یہ نہ ہو گی تو عمل کی قبولیت نہیں ہو گی، لہٰذا ضروری ہے کہ مطالعہ سیرت کیا جائے، تاکہ پیغمبر اسلام کی سچی اتباع کا حق ادا کیا جا سکے۔

6. تمام انسانیت کے لیے مکمل راہنمائی

اسلام تمام بنی نوع انسان کو سنت نبوی ﷺ کی اتباع کی دعوت دیتا ہے اسی لیے ہمارے پیارے نبی کی سیرت ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دی گئی ہے۔ وہ تمام خوبیاں، اوصاف و کمالات جو سابقہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں پائی جاتی تھیں وہ بدرجہ اتم حضور اکرم ﷺ کی ذات میں موجود تھیں۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو تمام انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا[18]

"آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔"

---

[15] آلِ عمران، 31:3

[16] محمد، 33:47

[17] النساء، 80:4

[18] الاعراف، 158:7

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حضور ﷺ تمام انسانیت کے لیے رسول بن کر آئے ہیں تو اس لحاظ سے آپ ﷺ کی سیرت میں زندگی کے ہر پہلو جس سے انسان کو واسطہ پڑتا ہے بہترین راہنمائی موجود ہے۔

رسول ہونے کے ساتھ ساتھ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا یہ امتیاز ہے کہ رب ذوالجلال نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ[19]

"اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔"

آپ ﷺ کی رحمت کا دائرہ ہر عہد، ہر قوم، جملہ مخلوقات کے لیے ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اقوام عالم میں مطالعہ سیرت عام ہو ہر فرد اپنی زندگی میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی لے تاکہ ہمارہ معاشرہ امن وامان کا گہوارہ بن سکے۔

7. دفاع نبی کے لیے مطالعہ سیرت

نبی اکرم ﷺ کی ناموس کا دفاع امت کی ذمہ داری ہے۔ غیر مسلموں کی جانب سے نبی اکرم ﷺ کی ذات پر طرح طرح کے الزامات عائد کیے جاتے ہیں، ان الزامات کو سمجھنا اور ان کا صحیح معنوں میں روشن دلائل کے ساتھ جواب دینے کے لیے مطالعہ سیرت ضروری ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ مطالعہ سیرت سے انسان کے سامنے حقیقت آشکار ہو جائے گی، حق بالکل واضح ہو جائے گا، ویسے بھی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں رسول اکرم ﷺ کی حمایت، دفاع اور حفاظت کرنا تمام اہل ایمان پر واجب ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[20]

"سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ پر لگائے گئے الزامات کا جواب دینا خود آپ ﷺ نے اس بارے میں کہا ہے کہ ان کا جواب دیا جائے، جیسے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ- أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ»[21]

"نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکوں کی ہجو کر یا فرمایا: اس ہجو کا جواب دے (جو انھوں نے میرے بارے میں کی ہے) اور جبریل علیہ الصلاۃ والسلام تیرے ساتھ ہیں۔"

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر مسلموں کی جانب سے آقا علیہ الصلاۃ والسلام پر تنقیدات کی گئی ہیں مسلمان ان پر متفق ہو کر بھرپور طریقے سے جواب دیں، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے، اس سے نبی اکرم ﷺ سے محبت بڑھے گی اور دفاع کا صحیح معنوں میں جذبہ پیدا ہو گا جو کہ مطلوب ہے۔

مصادر ومراجع

1. البقرۃ،89:2
2. البقرۃ،ایضاً:90
3. الانفال،36:8
4. التوبۃ،33،32:9

[19] الانبیاء،107:21
[20] الاعراف،157:7
[21] بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ج:4، ص:112، ح:3213

5. ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامیات اور مغربی مستشرقین و مسلمان مصنفین، مترجم سید سلمان حسینی ندوی، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام- لکھنؤ، ھند، طبعہ اول 1402ھ / 1982م، ص:18، 19
6. ندوی، ابوالحسن علی، مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کش مکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی، پاکستان، ص:264
7. البقرۃ، 104:2
8. الاحزاب، 21:33
9. المائدۃ، 3:5
10. الانعام، 153:6
11. النحل، 44:16
12. چودھری، پروفیسر مولانا محمد رفیق، حدیث قرآن کی تشریح کرتی ہے، مکتبہ قرآنیات اردو بازار- لاہور، پاکستان، 2003ء، ص:9
13. النساء، 65:4
14. الاحزاب، 36:33
15. آلِ عمران، 31:3
16. محمد، 33:47
17. النساء، 80:4
18. الاعراف، 158:7
19. الانبیاء، 107:21
20. الاعراف، 157:7
21. بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ج:4، ص:112، ح:321

REFERENCES:

1. *Al-Baqarah, 2: 89*
2. *Al-Baqarah, also: 90*
3. *Al-Anfal, 8: 36*
4. *Al-Tawbah, 9: 32, 33*
5. *Nadwi, Syed Abul Hasan Ali, Islamiyat aur Maghrib Mustaqaeen wa Muslim Masnaaeen, translated by Syed Salman Hussaini Nadwi, Majlis-e-Khaqqani wa Naasriyat Islam- Lucknow, India, first edition 1402 AH/1982 CE, pp. 18, 19*
6. *Nadwi, Abul Hasan Ali, The Struggle of Islamism and Westernism in Muslim Countries, Majlis-e-Khaqqani wa Naasriyat Islam, Karachi, Pakistan, pp. 264*
7. *Al-Baqarah, 2: 104*
8. *Al-Ahzab, 33: 21*
9. *Al-Ma'idah, 5: 3*
10. *Al-Anaam, 6: 153*
11. *Al-Nahl, 16: 44*
12. *Chaudhry, Professor Maulana Muhammad Rafiq, Hadith Explains the Quran, Maktaba Quraniyat Urdu Bazaar - Lahore, Pakistan, 2003, p: 9*
13. *An-Nisa, 4: 65*
14. *Al-Ahzab, 33: 36*
15. *Aal-e-Imran, 3: 31*
16. *Muhammad, 47: 33*
17. *An-Nisa, 4: 80*
18. *Al-A'raf, 7: 158*
19. *Al-Anbiya, 21: 107*
20. *Al-A'raf, 7: 157*
21. *Bukhari, Kitab Ghatt al-Khalq, Chapter on the Remembrance of the Angels, Vol. 4, p: 112, H: 3213*